ماہنامہ
نعت
لاہور
۵۰
نعت زرین
صلی اللہ علی حبیبہ
محمد وآلہ وبارک وسلم
حضرت انس سے روایت ہے کہ
رسول اللہ نے فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ
میں اسے اس کے والد اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے عزیز تر ہو جاؤں

شاعرِ نعت کی اُردو نعتوں کا ۸۰ واں مجموعہ

نعتِ زرّیں

راجا رشید محمود

مرحوم و مغفور چچا جان

حکیم راجا محمد اقبال کاملؒ

کی شفقتوں

کے نام

آب و تاب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خورشید و ماہ و نجم کا صبح و مسا طلوع
ہے رحمتِ رسولِ خدا (ﷺ) کا سدا طلوع

عظمت حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کی دیکھیے
قدموں کو چوم کر شہِ خاور ہُوا طلوع

طیبہ کی صبح نے یہ دکھایا ہے معجزہ
الطاف کے اُفق پہ ہُوا اعتنا طلوع

شہرِ حبیبِ ربِّ جہاں (ﷺ) میں گلے ملی
تو کر گئی قضا بھی حروفِ بقا طلوع

جب بھی خیالِ طیبۂ اقدس میں بند ہو
ہوتا ہے میری آنکھ پہ گنبد ہرا طلوع

سر خم ہُوا جو عکسِ آقا (ﷺ) کو دیکھ کر
مہتابِ التفاتِ نبی (ﷺ) نے کیا طلوع

آقا (ﷺ) کے نام لیوا کے دل سے ہُوا کرے
ماہِ وفا و کوکبِ صدق و صفا طلوع

محمودؔ میرے ذہن پہ میرے حضور (ﷺ) کا
ہے آفتابِ لطف و عنایات کا طلوع

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چھپے نعتِ نبی (ﷺ) میری ریاضت ہو گئی سیدھی
بفضلِ کبریا آوازِ مدحت ہو گئی سیدھی

مدینے تک پہنچنے کی جو صورت ہو گئی سیدھی
سیاحت ہو گئی اچھی، مسافت ہو گئی سیدھی

شبِ معراج شکلِ قربتِ خلاقِ عالم میں
پیمبر (ﷺ) کے لیے خلوت بھی جلوت ہو گئی سیدھی

درودِ پاکِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا جو عامل تھا
پذیرائی کو اُس بندے کی جنّت ہو گئی سیدھی

نظر جو قُبّہ و مینارِ حضرت (ﷺ) پر پڑی میری
بصیرت ہو گئی وافر، بصارت ہو گئی سیدھی

کہی جو منقبت اصحابؓ و اہلِ بیتؓ کی میں نے
مری سرکارِ ہر عالم (ﷺ) سے نسبت ہو گئی سیدھی

مرے آقا (ﷺ)! توجّہ ملکِ پاکستان کی جانب
کبھی ہم کاش سُن پائیں، سیاست ہو گئی سیدھی

بہت تقدیر نے تھپّے دیے محمودؔ پہلے تو
میں پہنچا شہرِ آقا (ﷺ) میں تو قسمت ہو گئی سیدھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آخر ہے نعت گوئے نبی (ﷺ) فَائِزُ الْمَرَام
دراصل بندہ ہے تو وہی فَائِزُ الْمَرَام

اِس نے سحابِ رحمتِ آقا (ﷺ) کو جا لیا
ہے میرے آنسوؤں کی جھڑی فائز المرام

دفنِ بقیعِ غرقدِ طیبہ کے واسطے
ہو گی دعائے نیم شبی فائز المرام

فضلِ خدا سے چل پڑا شہرِ حضور (ﷺ) کو
پہنچا وہاں تو ہو گیا جی فائز المرام

جس نے عمل حضور (ﷺ) کے اُحکام پر کیا
ہستی وہی تو ایک ہوئی فائز المرام

عُسرت زدہ بھی حُبِّ نبی (ﷺ) سے ہے کامیاب
دے کر ہے راہِ رب میں غنی فائز المرام

اسماءِ مصطفیٰ (ﷺ) جو سُنے سر بخم ہوئی
یوں ہو گئی ہے میری خُودی فائز المرام

محمودؔ ہجرِ شہرِ حبیبِ غفور (ﷺ) میں
اشکِ چکیدہ کی ہے نمی فَائِزُ الْمَرَام

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

گھر سے چلنے پہ بھی محمودؔ پکارا "لبّیک"
جا کے طیبہ میں کہا اُس نے دوبارہ لبّیک

شبِ دیجور میں لے لوں گا جو اسمِ آقا (ﷺ)
کیوں کہے گا نہ مجھے سانجھ سویرا لبّیک

حکمِ سرکارِ زمیں جاہ (ﷺ) کو پڑھ کر، سُن کر
سر کا بھوڑانا بھی گویا ہُوا کہنا لبیک

نامِ سرکار (ﷺ) پہ جاں دینے کی بابت سُن کر
کیوں نہ کہہ اُٹھے گا ہر دانا و بینا "لبیک"

یہ سمجھ لے ہے ترا داخلِ جنّت ہونا
زیرِ لب کہنا سُوئے طیبہ و بطحا لبیک

جاں ہتھیلی پہ لیے دار کو چل پڑتا ہے
حکمِ سرکار (ﷺ) پہ کہتا ہُوا شیدا لبیک

قعرِ دریا میں جو آقا (ﷺ) کو پکارا میں نے
اس پہ فی الفور پکار اُٹھا کنارہ لبیک

وجہِ خوشنودیٔ خلّاق و دو عالم ٹھہرا
شہرِ سرور (ﷺ) میں بھی محمودؔ کا کہنا "لبّیک"

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

وہ جو اک میم ہے تا بہ اوجِ فلک
اس کی اقلیم ہے تا بہ اوجِ فلک

میرے آقا (ﷺ) جو محبوبِ رحمان ہیں
ان کی تکریم ہے تا بہ اوجِ فلک

ایک شب جو پیمبر (ﷺ) کو عظمت ملی
اس کی تقدیم ہے تا بہ اوجِ فلک

سیرِ سرکار (ﷺ) تو تھی بہت دور تک
اپنی تفہیم ہے تا بہ اوجِ فلک

برزخ کے آگے آقا (ﷺ) کی تھیں منزلیں
اپنی تقویم ہے تا بہ اوجِ فلک

عرش پر اصل تعظیمِ سرکار (ﷺ) ہے
حسنِ تجسیم ہے تا بہ اوجِ فلک

لامکاں تک بھی ہے ان کی تحکیم میں
ماہ دو نیم ہے تا بہ اوجِ فلک

ہے دنیٰ تک علم ان کی تخصیص کا
جس کی تعمیم ہے تا بہ اوجِ فلک

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بیانِ مدحِ آقا (ﷺ) میں ریاضت کا جو مظہر ہوں
مدینے کا ہوں بُلبُل، باغِ فطرت کا کبوتر ہوں
ہوں غواصِ بحورِ عقل، حکمت کا سخنور ہوں
حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) کی الفت کا جو جوہر ہوں
اگر ہو جاؤں حفظِ حُرمتِ سرکار (ﷺ) میں قرباں
تو پھر نہ پاؤں گا میں بحرِ غیرت کا شناور ہوں
اگر محنت کشوں کے ہاتھ چھوؤں اپنے ہونٹوں سے
تو عاملِ سرورِ عالم (ﷺ) کی سُنّت کا برابر ہوں
کہاں عظمت نبی (ﷺ) کی اور کہاں کم علم مجھ ایسا
میں اُن کے ذکر میں افلاکِ حیرت کا اک اختر ہوں
میں اُن کا اُمّتی کہلا کے بھی، احکام پر ان کے
عمل کرتا نہیں تو فردِ اس ملّت کا کیونکر ہوں
تتبّع میں جنابِ محسنؔ و اقبالؔ و جامیؔ کے
خوشا قسمت کہ میں بھی مدحتِ حضرتؐ کا خوگر ہوں
خدا کے فضل سے محمودؔ اور آقا (ﷺ) کی رحمت سے
پہنچتا ہوں مدینے میں کہ قسمت کا سکندر ہوں

(صنعتِ اوقعتین میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قلم پر جس کے ہے سرکار (ﷺ) کی مدحت کا سایہ بھی
اُسی کے سر پہ رہتا ہے سدا نُصرت کا سایہ بھی
درودِ پاکِ سرور (ﷺ) سے شناسا ہونٹ ہونے پر
کرم رب کا بھی پایا، رحمتِ حضرت (ﷺ) کا سایہ بھی
جو ممکن ہو تو جنّ و انس سے، افلاک سے پوچھو
نظر آیا رسُولُ اللہ (ﷺ) کی قامت کا سایہ بھی؟
مسرّت ہو جو حاصل مدحِ سرکارِ معظم (ﷺ) کی
تو پھر نزدیک آ سکتا نہیں کُلفت کا سایہ بھی
درِ سرکارِ والا (ﷺ) سے اگر ٹکڑا ملا تجھ کو
تو کیوں ہو گا نہ تجھ پر دولت و ثروت کا سایہ بھی
وہ راضی ہے خدا، اُس سے راضی مالکِ کُل ہے
پڑا جس شخص پر سرکار (ﷺ) کی صُحبت کا سایہ بھی
نہ پایا جس نے حُبِّ سرورِ عالم (ﷺ) سے کچھ حصّہ
قریب اُس کے نہ آیا خوبیِ قسمت کا سایہ بھی

جسے بخشا ہے حُسنِ اعتدال آقا و مولا (ﷺ) نے
پڑے گا اس پہ کب اسراف کا' خسّت کا سایہ بھی

اُسی نے جان دی ناموسِ سرور (ﷺ) کے تحفُّظ میں
وہ جس کی زندگی پر پڑ گیا غیرت کا سایہ بھی

نہ کی جی بھر کے جس نے مدحتِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ)
رہے گا لازماً اس شخص پر شامت کا سایہ بھی

نُصیریؔ کی طرح بیمار ہم جیسے بھی پالیں گے
ردائے مصطفیٰ (ﷺ) کی شکل میں خلعت کا سایہ بھی

نہیں ہے عام دُوری ہی فقط دیں کے شعائر سے
ہے پاکستان پہ سرکار (ﷺ)' اب وحشت کا سایہ بھی

مسرّت آشنا محمودؔ ہے مدحِ پیمبر (ﷺ) سے
نہیں اِس پر پڑا ہے نعت سے غفلت کا سایہ بھی

....

مَیں یادِ مدینہ میں ز خود رفتہ ہُوا ہُوں
مجبوری میں یہ شدّتِ جذبات تو دیکھو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سب کے محسن بھی' سب کے یاور بھی
ان کا خالق بھی' آپ سرور (ﷺ) بھی

دیکھے گنبد کا تُو جو منظر بھی
جاگ اُٹھے گا ترا مقدّر بھی

ان پہ آئے قدم پیمبر (ﷺ) کے
یوں منوّر ہیں ماہ و اختر بھی

میرے آقا (ﷺ)' حبیب خالق کے
نور ہیں' نورِ رب کے مظہر بھی

کیا بڑا اس سے معجزہ ہوتا
کلمہ پڑھنے لگے تھے کنکر بھی

زلزلے تک کو روک دیتی ہے
صاحبِ اختیار ٹھوکر بھی

شہرِ سرکار (ﷺ) سے گزرتے ہوئے
بن گئی ہے نسیم' صرصر بھی

فیصلے کچھ نہ کچھ تو بدلیں گے
دیکھ کر مصطفیٰ (ﷺ) کے تیور بھی

دل میں رکھ کر مدینے کی خواہش
کعبے کے کاٹتا ہوں چکر بھی
کر دیئے کب نگاہِ سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے
صاف عصیاں کے میرے دفتر بھی
ملتے جو اعتنا سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم)
پاؤں تو جبرئیل کا پر بھی
آج بھی جو معطر ہوں کا ہے
صاف وہ 'ریشم' بھی ہے 'اَبتر' بھی
جس پہ چشمِ عطا ہو سرور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
ہو مرصع گستر اُس پہ داور بھی
شاید اپنا کہیں نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کو
بیت خاکی ہے تحسیر بھی
سایہ رکھتا تو ہے ہما کا سر
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہر کبوتر بھی
بے در پہ بیٹھ ہی بیٹھے تب
صاف تو ہو کسی کا مندر بھی
واں نے تنقیص کر دی ہو کوئی
امتی مصطفی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہو گر بھی
ہوگا گلے جہان میں محمود
آبِ طیبہ ہی آبِ کوثر بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے میں ہو میرا خاتمہ قابضِ ارواح بھی
مجھ پہ یوں فرمائے احساں قابضِ ارواح بھی
جو کبھی شہرِ حبیبِ خالقِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) میں
میری جاں جب گرم جولاں قابضِ ارواح بھی
جب خدا سے پاک در سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہوتا ہے ختم
تب بھی لاتا ہے فرماں قابضِ ارواح بھی
ہاں تسلی بقیع پاک میں آرام کا
ہے تمنا کا نگہباں قابضِ ارواح بھی
حکم ذبح شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مجھے اب کا حد
کب ہے اس خواہش کا عنواں قابضِ ارواح بھی
جب بقیعہ زندگی آتا ہوں طیبہ میں نظر
دیکھ کر ہوتا ہے حیراں قابضِ ارواح بھی
خواہش تدفین شہرِ نور کے احساس سے
میں بھی ہوں مسرور خنداں قابضِ ارواح بھی
دور اب تک ہے بقیع پاک بھی محمود سے
اور ہے اس سے گریزاں قابضِ ارواح بھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہُوں پریشاں حال خاصا آج پھر
ہو نگاہِ لطف آقا (ﷺ) آج پھر
اب بلایا مصطفیٰ (ﷺ) نے گھر بلا
چل پڑا ہوں سوئے طیبہ آج پھر
منہمک ہوں یہ کہ شعرِ نعت
ہُوں بھری محفل میں تنہا آج پھر
دفن ہُوں خاکِ بقیعِ پاک میں
میں ہوں شاید یہ سپنا آج پھر
آج پھر سرکار (ﷺ) اس پہ التفات
در پہ آ بیٹھا ہے منگتا آج پھر
منتظر عصیاں سے دیں وہ نجات
جڑ پکڑتا ہے یہ ہونا آج پھر
روشنی نورِ نبوت سے ملے
ہو شبِ غم کا سویرا آج پھر
اس کی ہیں محمود یہ خوش بختیاں
اسمِ سرور (ﷺ) پہ یہ دھڑکا آج پھر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے محبتِ حبیبِ خدا (ﷺ) وہ نگاہِ عجز
پایا ہے انکسار سے عظمت نے جاہِ عجز
ہے محترم ہے وہ شخص نظر میں کریم (ﷺ) کی
جو شخص بھی ہے رہروِ شاہراہِ عجز
اس پر نگاہِ لطف و عنایت نبی (ﷺ) کی ہے
بس جس نے رکھی ہے جہاں میں پناہِ عجز
آقا (ﷺ) کو منکشف رہا احوال پر مرے
کردار ہے مدینے میں میرا گواہِ عجز
رحمت کے سب تھے آ گئے موج میں
سر پہ سجے رہیں گے جو بھی کلاہِ عجز
پُرنور اس مدینے میں سرکار (ﷺ) نے کیا
دوری کی گرد گرد جو ہم نے نگاہِ عجز
روشن شب و روز کیے ہیں غفور نے
ہے شامِ التفاتِ نبی (ﷺ) سے پگاہِ عجز
محمود مجھ پہ خاص کرم ہے حضور (ﷺ) کا
روشن ہوا ہے میرا عقیدت سے ماہِ عجز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ہستی ہے کارگاہِ ہستی میں
جو ہر اک کی ساتھی ہے کارگاہِ ہستی میں
خواب میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ جائیں جس کسی کے سونے میں
بس اُسی کی چاندی ہے کارگاہِ ہستی میں
جب اُڑان بھرتا ہے شہرِ طیبہ جاتا ہے
فکر کا جو پنچھی ہے کارگاہِ ہستی میں
کارگاہِ ہستی سے جائے نامِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر
زندگی جو اپنی ہے کارگاہِ ہستی میں
ہے بندھی ہوئی ذکرِ سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
سانس کی جو ڈوری ہے کارگاہِ ہستی میں
موت مجھ کو آئے گی شہرِ سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
اتنی تو تسلی ہے کارگاہِ ہستی میں
دن گزرتے کچھ مجھے نعت کے علاوہ بھی
بس یہی خرابی ہے کارگاہِ ہستی میں
مدحِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہے یہ رشید بچپن سے
روشن اس کا ماضی ہے کارگاہِ ہستی میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جس طرف فرمائیں گے سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نظر
کام آئے گی بہ محشر نظر
ابرِ رحمت کا ترشح پائے گی
ڈالے تو روضے پہ چشمِ تر نظر
کھول دے گی راستہ فردوس کا
سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رہبر نظر
ہو گا بخشش کا قبالہ ہاتھ میں
وہ جو فرمائیں گے حشر پہ نظر
ہو گئے روشن شبِ معراج میں
پڑ گئی جب ماہ و اختر پہ نظر
مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں
دیکھ سکتی ہے ترے اندر نظر
عمر بھر کی تشنگی رہ جائے گی
جب کریں گے وہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سوئے کوثر نظر

ہم پہ حضورِ پاک (ﷺ) سے لطفِ خاص کا
اک سایۂ کرم رہا محشر کی دھوپ میں

قربِ نبی (ﷺ) سے حدتِ خورشید ختم تھی
کچھ چشم میں جو نم رہا محشر کی دھوپ میں

پڑھتے رہے درود ہم اور سرِ خم رہے
جب تک تو دم میں دم رہا محشر کی دھوپ میں

جو سیرتِ حضور (ﷺ) کا دل سے تھا متبع
وہ صاحبِ حشم رہا محشر کی دھوپ میں

محمود جس سے نعت میں لکھتا رہا مدام
وہ ہاتھ میں قلم رہا محشر کی دھوپ میں

ہستی حضور (ﷺ) ہی کی تھی جس کو ملا شرف
دیکھا نہیں ہے ذاتِ خدا کو تو اور نے

مہمان لامکاں پہ خدا کے تو تھے نبی (ﷺ)
کچھ میزبانی آپ کی کی جبلِ ثور نے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کی مدحتوں کا یہ مرکزی ہے نکتہ
ہے نعت گوئے مردِ (ﷺ) یہاں تو حق تعالیٰ

اس میں تو کام آئے اخلاصِ قلب و جاں کا
مدحِ نبی (ﷺ) میں کیسے تشبیہ و استعارہ

آقا حضور (ﷺ) کی ہے مدحت مرا اثاثہ
کب زندگی کا خود اس سے ہے کوئی لمحہ

ہوں گے جو پیشِ خالق میں اور میرا خامہ
کام آئے گا مدیحِ سرکار (ﷺ) کا حوالہ

آقا (ﷺ) سے ہے عشق کو اپنا مت سمجھ
"مَنْ جَرَّبَ الْمُجَرَّبْ حَلَّتْ بِهِ النَّدَامَةْ"

قوسین کا تقرب تنہا بھی تھا اُسی کو
عشق تھا جس کا سایہ جو نور تھا سراپا

کیسے قریب آئے مدحِ مصطفیٰ (ﷺ) کے
میزاں کا کوئی کھٹکا دوزخ کا کوئی خدشہ

تشویق حاضری شہرِ نبی (ﷺ) کی یہ ہے

قُبّہ کی ضوفشانی، قدمین کا نظارہ
اوقات میری کیا ہے ہاتھوں سے اُن کو چھوؤں
تکتی ہیں بس نگاہیں اُن جالیوں کا بوسہ
رحمت کا در ہے سرکار ﷺ نے دیا ہے
"صَلِّ عَلیٰ" کا خلعت اور نعت کا لبادہ
دُنیا میں ہم معزز اور محترم کبھی تھے
راہِ نبی ﷺ جو چھوڑا، پھر ہُوا کب وہ
محمود جس کو نسبت سرکار ﷺ سے نہیں ہے
اس سے نہیں ہے ممکن اپنا تو کوئی رشتہ

جب بات مدحِ سیدِ ابرار ﷺ کی چلی
کی اہلِ دل نے صورتِ اشعار دل کی بات
سرکار ﷺ ہی سنیں گے کریں گے وہی مدد
اہلِ دُوَل کے آگے ہے بیکار دل کی بات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کام سرور ﷺ کے جو تھے رب کی رضا کے تابع
ہو حیات اپنی پیمبر ﷺ سے وفا کے تابع
دی جو توفیق خداوندِ جہاں نے مجھ کو
نعت کے شعر ہوئے طبعِ رسا کے تابع
ہر جہاں زیرِ اثر رحمتِ سرکار ﷺ کے ہے
یوں تو عالم ہیں نبی صَلِّ عَلیٰ کے تابع
منزلِ حُبِّ پیمبر ﷺ پہ وہ پہنچے گا
راستہ جو بھی ہُوا صدق و صفا کے تابع
بے وفائی تو جہنّم ہی میں لے جائے گی
یوں کہ جنّت ہے پیمبر ﷺ سے وفا کے تابع
وہ پسندیدۂ خلّاقِ دو عالم ہو گا
جو ہُوا کام پیمبر ﷺ کی رضا کے تابع
شک نہیں اس میں کہ وہ راندۂ درگاہ ہُوا
جو مدینے میں رہا اپنی انا کے تابع

میں رسا شہر پیمبر ﷺ میں ہو تو ہو گیا
ظلمت قسمت پہ طیبہ کا سویرا ملتفت

قعر دریا میں سے جب سرکار ﷺ کو
ناؤ پہ ہوتا ہو دیکھا کنارہ ملتفت

قدرت مصطفیٰ ﷺ سے حاضری طیبہ میں ہو
آؤں واپس تو پیمبر ﷺ ہوں دوبارہ ملتفت

مدحت سرکار ﷺ کا محمود سرمایہ ہے
مجھ سے مفلس پہ ہوئی ہے یوں بھی مایہ ملتفت

سر بہ سر ہے زندگی جب تک
شعر [illegible]ت کا پاس نہیں

دور طیبہ سے جب نہیں ہوں میں
یاس و حرماں بھی اپنے پاس نہیں

یہ درود رسول رب ﷺ پڑھنا
کیا مرا ہے یہ سپاس نہیں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شفیع حشر آپ ﷺ و محشر لازم و ملزوم ہیں
میں سمجھتا ہوں برابر لازم و ملزوم ہیں

فہم قرآں خدائے پاک سے واضح ہو
ذات حق اور اس کا مظہر لازم و ملزوم ہیں

یہ بوصیریؒ کی صحت یابی سے ظاہر ہو گیا
نعت سرور ﷺ اور چادر لازم و ملزوم ہیں

ہے موذن سرکار جہاں ﷺ دونوں طرف
آب رقت اور کوثر لازم و ملزوم ہیں

مصطفیٰ ﷺ سے سب کے اہل بیت نیز اصحاب ہیں
شاہ خاور ماہ و اختر لازم و ملزوم ہیں

گنبد سرکار ﷺ کو طیبہ میں جا کر دیکھنا
یہ بصارت اور یہ منظر لازم و ملزوم ہیں

کیفیت حب نبی ﷺ کی یہ بتاتی ہے ہمیں
رقص نعت اور قلندر لازم و ملزوم ہیں

چھوڑنا اس کو یا اُس کو نامناسب بات ہے
حمدِ ربّ، نعتِ پیمبر (ﷺ) لازم و ملزوم ہیں
ہو سفر شہرِ رسول اللہ (ﷺ) کی جانب اگر
راہ، رہرو اور رہبر لازم و ملزوم ہیں
دیکھنے والوں کو اک مدّت ہوئی ہے دیکھتے
شہرِ آقا (ﷺ) اور کبوتر لازم و ملزوم ہیں
لطف و اِکرامِ نبی (ﷺ) محمود پر رہتا ہُوا
نعتِ آقا (ﷺ) اور سخنور لازم و ملزوم ہیں

مدحِ سرکار (ﷺ) جو تقلیدِ خدائے کُل ہے
نعت کہنے سے مکمل ہے فراغِ خاطر
تی آسودگی دُنیا میں کہاں ملتی ہے
شہرِ آقا (ﷺ) میں مسلسل ہے فراغِ خاطر
ہے درودِ آقا و مولا (ﷺ) کا زبانِ دل پر
آج یہ ہے تو پھر کل ہے فراغِ خاطر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

تذکارِ پیمبر (ﷺ) ہی کی ہے سرمدی خوشبو
ہر دوسری خوشبو تو رہی کاغذی خوشبو
پھولوں سے نکلتی ہے جو اک مقصدی خوشبو
ہے باطنی اور معنوی اور قدرتی خوشبو
سرکار (ﷺ) نظر آتی ہے عشق وہ ہر سو
اک نظمِ اُخوّت کی جو تھی ماہی خوشبو
تم پھول عقیدت کے تو شعر میں ڈھالو
بستانِ مدینہ سے چلی آئے گی خوشبو
وہ آپ کے دربارِ مطہر میں پہنچا
دکھتی جس شخص کو بھی سیّدی (ﷺ) خوشبو
جو گلشنِ مدّاحِ سرکار (ﷺ) سے گزرا
اُس شخص کی تو ساری رہی زندگی خوشبو
جی اچھا ہُوا ساتھ جو بروقت لے لیا تھا
سرکار (ﷺ) کی یادوں میں ملی شبنمی خوشبو
محمود کو آقا (ﷺ) نے تعطّر سے نوازا
ہے نعت کی اِس کی تو سبھی شاعری خوشبو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدّاحیٔ سرکار (ﷺ) میں اشعار کی آمد
افکار کی دُنیا میں ہے معیار کی آمد

حوران و ملائک تھے کھڑے سارے دو رویہ
تھی عرش پہ جب احمدِ مختار (ﷺ) کی آمد

مولودِ پیمبر (ﷺ) کی محفل ہی ہے باعث
برسات کی مانند ہے انوار کی آمد

دُنیا میں ہر اک مومنِ کامل کے لیے ہے
پیغام مسرت شہِ ابرار (ﷺ) کی آمد

فرماتے ہیں سرکار نہیں جاہ (ﷺ) عنایت
ہے طیبہ میں یوں مجھ سے دل افکار کی آمد

مجبوریٔ طیبہ میں ہے سرکار (ﷺ) کی مدحت
گویا ہے پئے نعت یہ افکار کی آمد

پہلے تو تھی سارے منتظر تھے کسی کے
ہر گھر میں ہوئی قافلہ سالار کی آمد

محمود رہا ذکرِ پیمبر (ﷺ) تو ہوئی ہے
باران عنایات کی بوچھار کی آمد

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہے شہرِ پیمبر (ﷺ) تو بہاروں کا ذخیرہ
گنبد کا نظارہ ہے نظاروں کا ذخیرہ

پڑھتے ہی چلے جاتا درود ہے نبی (ﷺ) پہ
یہ ایک خزانہ ہے غزلوں کا ذخیرہ

سب چشمِ عنایات پیمبر (ﷺ) میں ہے پنہاں
غفرانِ معاصی کے اشاروں کا ذخیرہ

فرمائے تھے جب رب نے نبی سارے اکٹھے
اقصیٰ میں ہوا سارے زمانوں کا ذخیرہ

یہ شہرِ پیمبر (ﷺ) ہے یہاں دیکھا ہے ہم نے
دُنیا کی سبھی زندہ زبانوں کا ذخیرہ

کافور ہے ظلمت تو اندھیرے ہوئے غرق
حرمین میں دیکھا ہے اُجالوں کا ذخیرہ

قرآن کی آیت میں دیکھو تو ملے گا
سرکار (ﷺ) کی سیرت کے مقولوں کا ذخیرہ

رحمت ہو نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سارے جہانوں کے لیے ہیں
رحمت میں ہو سارے جہانوں کا ذخیرہ

طیبہ سے گئے ہم تو رہی ساتھ مسرت
جاتے ہوئے ہمراہ تھا نالوں کا ذخیرہ

پیوست پہ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روپ گُھنگ ہوئی تھی
تھا ذہن میں پہلے تو خیالوں کا ذخیرہ

لب پہ تھا درود آگئے نکیرین کھڑے تھے
نابود ہوا اُن کے سوالوں کا ذخیرہ

محفوظ ہے جس دل میں پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کی عقیدت
اس میں تو نظر آتا ہے جذبوں کا ذخیرہ

میزان پہ جب نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نگاہِ کرم ہوئی
حرفِ غلط کی پل میں مری فردِ جرم تھی

تھوڑا بہت درود بھی ہم نے پڑھا تو تھا
چاہے ہماری جتنی بڑی فردِ جرم تھی

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نسبتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اُن کی شان اس لیے
میرے دل میں حبِّ شہرِ رب دلی اس لیے

میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں حبیبِ خدا سے [illegible]
کر رہا ہوں آپ کی مدحت سرائی اس لیے

آ گئی جب یادِ محبوبِ خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے شہر کی
میری آنکھوں میں نمی فی الفور آئی اس لیے

سب کو ملتی ہے مدینے سے جو بھی شے مطلوب ہو
مجتمع آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے در پہ ہے خدائی اس لیے

آپ کے در پہ پذیرائی سے حاصل ہے سکون
مجھ کو خوش آئی وطن سے بھی جدائی اس لیے

رب سے مانگی ہے محبت سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
[illegible] ممکن ہو سکی طیبہ رسائی اس لیے

یہ جہاں بھر کی شہنشاہی سے ہے بڑھ کر کہیں
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) میں کیے جاؤ گدائی اس لیے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خدا بھر دے اگر میری گزارش کو تأثر سے
تو رحمت مصطفیٰ (ﷺ) کی مجھ پہ برسے گی تواتر سے
وہاں کی تابشوں، تابانیوں کا تذکرہ کیا ہے
ہیں آراستہ مدینہ تک کہیں روشن مہ و خور سے
ز رہ تجزیہ مدحِ رسولِ پاک (ﷺ) کرتا ہوں
خدا محفوظ رکھے بے تدبر کے تجزیے سے
ہیں وہ صاحب جو دنیا کی منفعت کی طمع سے بچ کر
جو گا لیتے ہیں نعتِ سرورِ کونین (ﷺ) کو سُر سے
کھٹکتی ہی نہیں ہے مَلَک بھی اِس کو کہ بے شک ہے
نظامِ مصطفیٰ (ﷺ) برتر تبدّل سے تغیّر سے
کسی دن شہرِ آقا (ﷺ) میں مرے ہوتے ہوئے ہوگا
جسد سے میرے اڑ جائے گا طائر روح کا پھر سے
مفاہیم و معانی کے جہاں محوِ ذات میں ہیں
حدیثوں کو سمجھنا تم تفکر سے تدبر سے

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"قابَ قوسین" سے بڑھ کر ہے قریب و دنیٰ؟
قربِ خالق میں سوا اُن (ﷺ) کے نہیں اور کوئی
مہر خوشبوئے طیبہ محبوبِ خدا (ﷺ) میں پہنچے
آفتاب اور کوئی چاند رہیں اور کوئی
راہِ توصیفِ نبی (ﷺ) سے نہ ہٹا پائے گا
کر کے تدبیر تو شیطان لعین اور کوئی
فرق تو ظاہر و باہر ہے، جو سمجھے بندہ
طور پہ اور کوئی، عرش نشیں اور کوئی
شہرِ آقا (ﷺ) کے سوا اور کسی نے پائے؟
لطف و اکرام و عنایات کہیں اور کوئی
لوگ سرکار (ﷺ) کی نعت میں مگن پائے ہیں
ہم نے طیبہ سا نہیں پایا کہیں اور کوئی
کوئی گفتار کو "صدیق" بھی نظر آیا تھا؟
کیا سوا اُن (ﷺ) کے کہیں پر تھا "میں" اور کوئی

جو بُصیریؒ نے کہی اور شفا پائی تھی
نعت ایسی نہ ملی اور کہیں اور کوئی
کوئی تہوار تھی مقرر سے تھا پوچھے
اب مدینے کے سوا خُلدِ بریں اور کوئی
آج بھی میرے پیمبر (ﷺ) کے علاوہ لوگو!
ہے غریبوں کا مددگار و مُجمِل اور کوئی
پوچھ کر دیکھو تو محمودؔ کہ آقا (ﷺ) کے سوا
چشمِ فلک نے دیکھا ہے حسیں اور کوئی

باعث وجودِ خُلد کا ہیں یہ عظیم لوگ
آقا (ﷺ) کے نام لیوا ہیں فردوس منزلت
پڑھتے ہیں جو درود رسولِ کریم (ﷺ) پہ
وہ لوگ ہی تو گویا ہیں فردوس منزلت
طیبہ ہی سے تو ملتا ہے جنت کا راستہ
شہرِ نبی (ﷺ) کے شیدا ہیں فردوس منزلت

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مصطفیٰ (ﷺ) پہ درود عام بھی ہے
سب پہ اُن کے لیے سلام بھی ہے
میرے ہونٹوں پہ رب کا نام بھی ہے
دل میں آقا (ﷺ) کا احترام بھی ہے
فرش پہ بھی قیام ہے اُن کا
آپ کا عرش پہ خرام بھی ہے
صرف محبوب ہی نہیں رب کے
وقت کی ہاتھ میں زمام بھی ہے
رب سے آقا حضور (ﷺ) جو لائے
سب سے اچھا وہی نظام بھی ہے
ذکرِ آقا (ﷺ) میں منزلیں مارو
اُٹھیے نفس آج رام بھی ہے
دینِ آقا (ﷺ) نے بخشی آزادی
گو کہ اہلبیتؓ کا دم بھی ہے
طیبہ میں الجھنیں کہاں لوگو!

صبح کی طرح اس کی شام بھی ہے

در سرکار (ﷺ) سے عبادت بھی
مجھ کو پیارے نبی (ﷺ) سے کام بھی ہے

شبِ تشہد میں حاضری کا سلام
یوں تو سجدہ بھی ہے قیام بھی ہے

میں ہوں خادم نبی (ﷺ) کا در رب کا
جبکہ محمود میرا نام بھی ہے

کیوں نہ شہر حضور (ﷺ) کو جاؤں
دل تو رکھتا ہوں میں بھی سینے میں

اس سے بڑھ کر کسی کی شان کہاں
آئے سرکار (ﷺ) جس مہینے میں

جو پیمبر (ﷺ) کے اہل بیت کا ہے
عافیت ہے اسی سفینے میں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آقا (ﷺ) کی عظمتوں کا ہے قرآں میں بیاں
وہ واسطہ ہیں بندہ و رحماں کے درمیاں

جائے اماں فقط ہے پیمبر (ﷺ) کا آستاں
طیبہ پہنچ کے پائے سکینت سبھی کی جاں

اس باغ کی طرف نہیں کرتی ہے منہ خزاں
جس شہر میں حضور (ﷺ) ہیں وہ باغ ہے وہاں

کرتے ہیں زائروں پہ بہت مہربانیاں
شہر حبیب خالق و مالک (ﷺ) کے میزباں

فرما چکا ہے اہل وفا کے دلوں میں گھر
میرے حضور سرور عالم (ﷺ) کا خانداں

سدرہ سے آگے اُن کا تو جانا محال تھا
پاتا قدوم پاک کا جبریل کیا نشاں

آقا حضور (ﷺ) اب تو کرم کی نگاہ ہو
تڑپا رہی ہیں آپ کے مسکن سے دوریاں

نیت یہ ہے رشید کہ آقا (ﷺ) کریں قبول
نعتوں کی شکل میں ہیں عقیدت کے ارمغاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سرکار (ﷺ) وقعت کا سنتے ہوئے بیاں
شانیت کو آ رہی ہیں جیسے ہچکیاں
آقا حضور (ﷺ)، آپ سے کیا ہے چھپا ہوا
پورا بیان کرنے کا رکھتی نہیں زباں
حالات ہو گئے ہیں دگرگوں حضور پاک (ﷺ)
پاؤں تلے ہیں آئینہ دل کی کرچیاں
آقا (ﷺ)، جو بے گناہوں کا کرتے ہیں قتل عمد
بنتے ہیں دین کا نام اور رکھتے ہیں داڑھیاں
امت پہ آپ (ﷺ) کی جو کیے جا رہے ہیں ظلم
کیا واقعی دین کا مقصد ہیں پستیاں
باغی ہیں رب پاک کے جتنے انھیں حضور (ﷺ)
دہشت کی کارروائیوں سے دیجیے اماں
جینا محال آقا (ﷺ) غریبوں کا ہو گیا
گرنے لگی ہیں خرمن امیاں پہ بجلیاں
کب تک کریں گے ظلم حضور اہل اقتدار
دن کی اڑیں بھی جیب و گریباں کی دھجیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

خالق و مالک کے ہیں محبوب (ﷺ) اس کے ترجماں
بے نشاں ذات خدا کا ان سے ظاہر ہے نشاں
مرجع جن و بشر ہے مصطفی (ﷺ) کا آستاں
مدحت و توصیف آقا (ﷺ) میں لگی ہے ہر زباں
حشر کی حدت میں دے گا خنکی تذکار نبی (ﷺ)
نعت گوئے آقا و مولائے عام (ﷺ) کو اماں
ہے پسندیدہ نگاہ رب میں وہ خوش بخت فرد
حفظ ناموس نبی (ﷺ) میں جو کرے قربان جاں
کر نماز عشق و الفت ذکر سرور (ﷺ) میں ادا
دل کی مسجد میں درود و نعت کی دے کر اذاں
رکھنا تینوں ہر لب پہ اسم پاک مصطفی (ﷺ)
جب نکیرین لحد میں لیں گے امتحاں
انتہا پہ جب تمازت حشر کی آ جائے گی
تو بچائے گا فقط "صلِ علیٰ" کا سائباں
دل کی باتیں ہی سنا کرتے ہیں طیبہ میں نبی (ﷺ)
کام آئیں گی وہاں محمود جی خاموشیاں

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ساتھ جب دیتی ہے میری طبع کی موزونیت
سوجھتی ہے نعت آقا (ﷺ) کی مجھے فوقیت
خُلقِ سرور (ﷺ) کا تتبُّع ہو کسی کی خاصیت
موفقیت بھی یہی ہے اور یہی انسانیت
کرتا جائے گر درِ آقا (ﷺ) پہ دریوزہ گری
پائے گا بندہ اسی سے جاہ و قدر و منزلت
وردِ "صَلّی اللّٰہ" کا فیضان ہے احسان ہے
دُنیا بھی اچھی رہی ہے اچھی ہو گی عاقبت
ربِّ عالم کے ہیں وہ ممدوح بھی محبوب بھی
آپ (ﷺ) عالی مرتبت ہیں اور گرامی منزلت
اتّباعِ سرورِ کونین (ﷺ) کر لو بالتقید
چاہتے ہو آپ اگر آسان اپنی مغفرت۔
لازم و ملزوم کی سی کیفیت سمجھے ہیں ہم
ہے بجائے عرفانِ رب، محبوبِ رب (ﷺ) کی معرفت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کب تلک سرکار (ﷺ)! ہم سے لوگ رہتے خوش گماں
اب تو ہے سازشوں کی زد میں اپنا گلستاں
ہے بہت ہی دل گداز اب سرکار (ﷺ)! اپنی داستاں
تنگی اور مہنگائی کے قصے ہیں اب سرخیاں
میڈیا اور مادر پدر آزاد لوگوں کی زباں
دمادم شور دین بیزاری کا ہے اب ترجماں
اب تو نظریے تک نہیں محفوظ کی جانیں رواں
گی اونچی ہو سکیں سرکارِ والا (ﷺ) پستیاں
آپ چاہیں تو نجات ان سے ہمیں مل جائے گی
دیکھ لیں سرکار (ﷺ)! ہیں خام ہمارے حکمراں
آپ سے تو کچھ بھی پوشیدہ نہیں آقا حضور (ﷺ)!
حال پاکستان ہے اب حفیظ و الاماں!
آپ سے سرکار (ﷺ)! ہے دامانِ رحمت کا سوال
دین سے دوری کی چلنے لگ پڑی ہیں آندھیاں
آپ کے عسرت زدہ مجبور سارے اُمتی
آپ ہی فرمایئے سرکار (ﷺ)! اب جائیں کہاں

☆☆☆☆☆

مدح و توصیفِ حبیبِ ربِّ عالم (ﷺ) کی ملی
مجھ کو میرے والدین محترم سے تربیت

کر دیا حالات نے ثروت کہ بے خطینہ رہی
جس دین نبی (ﷺ) نصرانیت صہیونیت

مصطفیٰ (ﷺ) کہتے ہیں مومن جھوٹا ہو سکتا نہیں
جھوٹ مت بولو ہو چاہے بہ رضائے مصلحت

دیکھنے لوگ آثارِ رسول اللہ (ﷺ) کو
پائے خوش بخت آج دنیٔ شہر نبی (ﷺ) کی شہریت

لطفِ آقا (ﷺ) سے ہے تدفینِ مدینہ کی امید
اپنے کردار و عمل سے تو نہیں ہے اہلیت

پھر بھی آقا (ﷺ) کی نظر میں ہیں تو ان کا ہے کرم
ہم کو تو معلوم ہے محمودؔ اپنی حیثیت

پکڑ کے دامنِ سرکار (ﷺ) میں دہائی دوں
بروزِ حشر ہے اس شدّتِ جنوں کی طلب

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

طیبہ خلد کے شہرِ مکرّم سے کم نہیں
پانی جو ہے یہاں کا وہ زمزم سے کم نہیں

گزرے جو یادِ سرورِ کونین (ﷺ) سے تہی
صید سعید وہ محترم سے کم نہیں

کم مائیگیِ فہم کے احساس کے تلے
شرمندگی کے اشک تو شبنم سے کم نہیں

جس کی نہ آنکھ نعت کو پڑھتے ہوئے کھلے
صبحِ مسرت اس کو شبِ غم سے کم نہیں

ہجرِ مدینہ میں جو کیا خود پہ زہر خند
ایسی ہنسی تو گریۂ پیہم سے کم نہیں

جو ذکرِ مصطفیٰ (ﷺ) کے علاوہ مجھے ملیں
خوشیاں جو ہیں وہ ضربِ دمادم سے کم نہیں

مجذوبِ مصطفیٰ (ﷺ) کے گلے کا جو ہار ہو
وہ ایک دھجی ہی سہی پرچم سے کم نہیں

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قبۂ سرکار ﷺ پر جس شخص نے سر رکھ دیا
گویا اس نے بارگاہِ رب میں محضر رکھ دیا

دل نے ندا جب سے یادِ مصطفیٰ ﷺ سے بھر لیا
حاق نسیاں پر حسابِ حشر کا ڈر رکھ دیا

پایا جب سر میں حبِّ مصطفیٰ ﷺ کا قلب میں
اک طرف ہم نے نصابِ ثروت و زر رکھ دیا

حاضری ہوتی ہی رہتی ہے مری حرمین میں
میرے پاؤں میں خدا نے اپنا چکر رکھ دیا

مجھ کو تھا احساس بھی ناکردہ کاری کا، جبھی
کچھ شرم و ندامت اُن ﷺ کے در پہ رکھ دیا

جب عمل میرے تُلے تو سامنے میزان پر
درگزر کا عفو کا آقا ﷺ نے دفتر رکھ دیا

عظمتِ آقا ﷺ کو جس نے ماپنے کی بات کی
عقل پر اس کی خدا نے گویا پتھر رکھ دیا

لطف فرماتے ہوئے سرکار ﷺ نے رشید
ک کُلاہِ نعت گوئی میرے سر پر رکھ دیا

☆☆☆☆☆

جس رت کو نہ مجھ سے ہُوا شعرِ نعت کا
میرے لیے وہ رت جہنم سے کم نہیں

شہرِ نبی ﷺ کی دھوپ میں بھی کیف لطف ہے
وہ بھی تو جلوۂ گُل، شبنم سے کم نہیں

مسرور اُن کے شہرِ پیمبر ﷺ کی حاضری
مجبوری مدینہ تپ غم سے کم نہیں

ورد درود میں کبھی آئے نہ کچھ کمی
خواہش یہ میری اولیٰ مقطّم سے کم نہیں

محمودِ محترم ہے دیارِ نبی ﷺ کی خاک
ہر ذرّہ اس کا دام میں درہم سے کم نہیں

اُسوۂ سرکار ﷺ کو جس نے بنایا رہنما
صاحبِ عرفاں وہی تو ہے پئے صدق و صفا
کج کُلاہی چھوڑ کر دنیا کی شاہی چھوڑ کر
پائی عزّت جو بنا آقا ﷺ کے کوچے کا گدا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مدینے کو جانے میں کیسا تامّل
نہ اس میں کسی بھی تو ہوگا تامّل
تصوّر میں آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) سے "وصلِ علیٰ" ہو
ہے کب کی وصف سے زیبا تامّل
مقامِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے فرو تر ہے فقرہ
کیا میں نے بروقت بیجا تامّل
حجازِ مقدّس کو جانے میں میری
مکمل ہے تیاری عشق تامّل
چلو حقّقہ ناموسِ محبوبِ رب (صلی اللہ علیہ وسلم) کو
ہو کیوں عزم میں کو دریغ و تامّل
علاقہ نہ سُنّت سے جس کام کا ہو
کرو اس کو کرنے میں خاصا تامّل
تری آنکھ یادِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں تو نم ہو
کرے گی نہ رحمت کی برکھا تامّل
ہو محمود ہر بات شہرِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی
پہنچا حاضری ہے تو بے جا تامّل

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عاشقِ شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں تو شیدائے حجاز
یوں سمائی ہے مرے قلب میں دنیائے حجاز
سر کے خیموں پہ پرِ اُفشاں جو ہے سودائے حجاز
"دل کے پردوں میں مچلتی ہے تمنّائے حجاز"
شہر ہے سرور و سرکارِ جہاں (صلی اللہ علیہ وسلم) کا طیبہ
مُلک جو میرے پیمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے کہلائے حجاز
اس کے اشعار سے تم اس کی حقیقت پوچھو
شاعرِ نعتِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) صرف ہے دانائے حجاز
قبّہ و مینارِ نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی درخشانی ہے
جس سے ہے نور فزو چہرۂ زیبائے حجاز
جسد و روح کو عصیاں نے کیا ہے مجروح
رُخ نہ کیوں ہوتا مرا سوئے مداوائے حجاز
رقصِ بہجت کا جواز اس سے زیادہ کیا ہو
لب پہ ہے اُنس سے تر ہاتھ میں مینائے حجاز

ساکنِ مُلکِ عرب مالکِ ہر ہر جا ہیں
آقا و مولائے جہاں آقا و مولائے حجاز

روضۂ سرکارِ دو عالم ﷺ ہے ضیا کا منبع
اس کی تابانیاں ہر مُلک میں پھیلائے حجاز

شہرِ سرکار ﷺ کی جانب ہے تگ و دو ساری
ہر دلِ زندہ نظر آیا ہے شیدائے حجاز

دل سے وہ خالق و مالک کا نہ شاکر کیوں ہو
نام لیوا جو حبیب ﷺ کا پہنچ جائے حجاز

غوثؒ و خواجہؒ ہوں مجددؒ ہوں شہاب الدینؒ ہوں
ندیاں ساری ہیں ۔ سرکار ﷺ ہیں دریائے حجاز

دُور امراض نہ کیوں ہوتے نہ صحت پاتا
میں تھا بیمار مجھے آپ ﷺ مسیحائے حجاز

حامدِ ربّ و نبی ﷺ یوں بھی ہُوا ہُوں محظوظ
معصیت پیشہ ہو مجھ سا بھی تو اپنائے حجاز

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

شہر طیبہ کی طفیلی ہے تمنائے حجاز
اس حرم میری ﷺ سے تمنائے حجاز
حبیبؐ آقا ﷺ کی شانی سے تمنائے حجاز
دل کتنے بنے ذہن سے تمنائے حجاز
اپنے مسائل پہ حاوی ہے تمنائے حجاز
اور خدمات سے قوی ہے تمنائے حجاز
مجھ سے مخلص کی تو پوچھی ہے تمنائے حجاز
سب تمناؤں میں پہلی ہے تمنائے حجاز
اُلفت و اخلاص کی ڈوری ہے تمنائے حجاز
اک تمنائے حضوری ہے تمنائے حجاز
کبھی ہونٹوں پہ کبھی دامن پہ دل پہ طاری
شعوری سے شعور سے تمنائے حجاز
اب تو حاصل ہو شرف رب کی پذیرائی کا
قسمت حقیر نہیں ہی تو تمنائے حجاز

حاضری دیتی ہے ہر ایک صعوبت کو شکست
کہنا طیبہ میں نگاہوں کی زبانی سب کچھ
بے زبانی وہاں دیتی ہے خطابت کو شکست
اہل بیتؓ و صحابہؓ ہیں نہ کوئی دے گا
اُن کی قربت کو شکست اُن کی قرابت کو شکست
اپنے سرکار (ﷺ) کی سیرت سے تمسک کر کے
دے تو سکتے ہیں مسلمان ثقافت کو شکست
تو درود اپنے پیمبر (ﷺ) پہ پڑھا کر دل سے
ہو نہیں سکتی کبھی ایسی رفاقت کو شکست
جس کی بنیاد پیمبر (ﷺ) کی اطاعت پر ہو
کیسے ہو ایسی مسلمان حکومت کو شکست
سن چوہتر تھا ہوئی سات ستمبر کے دن
مرزائی کی رذالت کو صداقت کو شکست
ملکی حالت سے تو محمودؔ نبی (ﷺ) ہیں واقف
دے چکا میڈیا اقدارِ شرافت کو شکست

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"والضحیٰ" سے جب بھی چلی قاعدے کی بات
اللہ کے کرم میں ڈھلی قاعدے کی بات
الہام رب سے آپ کا تعلق تھا بے گماں
جو بات کی نبی (ﷺ) نے وہی قاعدے کی بات
اُمت کو چاہیے کہ علم مصطفیٰ (ﷺ) پہ
سوچو اگر تو یہ تو ہوئی قاعدے کی بات
ساری ثنائے خواجۂ طیبہ (ﷺ) ہیں بے دریغ
دل میں کبھی نہ میں نے رکھی قاعدے کی بات
اُن پر جو ملتفت رہے محبوبِ کبریا (ﷺ)
کیونکہ نہ کرتے رب کے ولی قاعدے کی بات
جب بھی کہا کسی نے مدینے کی راہ لے
مجھ کو بھی تو بات لگی قاعدے کی بات
راضی جناب سرورِ کونین (ﷺ) کیوں نہ ہوں
تیری زباں پہ ہو تو کبھی قاعدے کی بات
محمودؔ چاہے تو اگر طیبہ میں حاضری
ہوگی دعائے نیم شبی قاعدے کی بات

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو فخرِ ہند میں نبی (ﷺ) نے ہم کو بھی عطا کا ہے تو
ایسے بدبختوں کی خاطر ہوں دعائیں کاہے کو

ہر طرف مشکل ہے اور دوزخ اور (ﷺ) سے
ور کسی جانب جو جائیں بھی تو جائیں کاہے کو

وہ کہ جن کو وحشی مغرب کی ہی اچھی لگے
بھائیں کی حرمیں کی اُس کو فضائیں کاہے کو

جن کو امید شفاعت ہی نہیں سرکار (ﷺ) سے
نغمے وہ مدحِ حبیبِ حق (ﷺ) کے گائیں کاہے کو

کس لیے ہو خوفِ محشر اور ہو کیا میزان کا
پائیں گے خاطی پیمبر (ﷺ) کے سزائیں کاہے کو

عندلیبانِ نبی (ﷺ) کی چہچہاہٹ چھوڑ کر
زاغ کرتے جا رہے ہیں کائیں کائیں کاہے کو

دین جس کا جب زر ہو اور دکھاوا زندگی
ہم کسی ایسے کو محفل میں بلائیں کاہے کو

جب ترے خواب سے محمود واقف ہیں نبی (ﷺ)
لاتا ہے ہونٹوں پہ تو اپنی وفائیں کاہے کو

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جو معرفتِ ذات کا لبِّ لباب ہے
وہ مصطفیٰ (ﷺ) کی بات کا لبِّ لباب ہے

کہنا خدا کا آپ کے اخلاق کو عظیم
سرکار (ﷺ) کی صفات کا لبِّ لباب ہے

پیارا بتانا شفقت و لطفِ عمیم سے
سیرت کی سب جہات کا لبِّ لباب ہے

"وَالشَّمس" اُن کے روئے منوّر کی شان میں
توصیف کے نکات کا لبِّ لباب ہے

ہر ذی نفس پہ رحمتِ رحمان کی نظر
سرور (ﷺ) کے التفات کا لبِّ لباب ہے

اک حرفِ مدحِ سرورِ ہر کائنات (ﷺ) کا
تعظیمِ صد نعت کا لبِّ لباب ہے

"صَلِّ عَلَی الحَبیب" کی تکرار بار بار
میرے لیے صلوٰۃ کا لبِّ لباب ہے

چپ رہنا بارگاہِ رسولِ کریم (ﷺ) میں
میری گزارشات کا لُب لُباب ہے

مُرسل بنا کے آخری آقا (ﷺ) کو بھیجنا
یہ ساری کائنات کا لُب لُباب ہے

ہر شعبۂ حیات میں اخلاق کا فروغ
سیرت کے واقعات کا لُب لُباب ہے

تعمیلِ حکمِ رب بھی ہے وردِ درودِ پاک
اور یہ مری حیات کا لُب لُباب ہے

حرفِ حبیبِ خالقِ عالم (ﷺ) بہرِ نشور
محمودؔ کی نجات کا لُبّ لُباب ہے

رب یونہی راضی ہُوا کرتا نہیں ہر ایک پر
ہر صحابیؓ مصطفیٰ (ﷺ) کا غاشیہ بردار تھا

اس کو خود رضواں پکڑ کر لے گیا فردوس تک
جو بھی مدّاحِ جنابِ سیّدِ ابرار (ﷺ) تھا

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضورِ پاک (ﷺ) تھے شانِ جمال جانِ جمال
کہ ایک ذات میں آیا سمٹ جہانِ جمال

جمالِ سرورِ عالم (ﷺ) کا پوچھتے کیا ہو
جمیل ربّ وہ عالم ہے قدردانِ جمال

جو رب میں مدحتِ پیمبر (ﷺ) ہے اس سے ظاہر ہے
کہ ہے کلامِ خدا آپ ترجمانِ جمال

نبی (ﷺ) کے حسن کا شہرہ جہاں میں یوں بھی ہُو
بیاں صحابہؓ نے کی اُن کی داستانِ جمال

ہیں اہلِ خانہ بھی اُن کے جدا زمانے سے
ہے خیلِ سرورِ مومنین (ﷺ) خاندانِ جمال

حضور (ﷺ) اتنے حسین و جمیل تھے کہ ہُو
خدائے حسن و جمال آپ پاسبانِ جمال

قریب اپنے بلایا قریب تر رکھا
جمال گاہِ خدا میں جو نغمہ خوانِ جمال

رسولِ پاک (ﷺ) کے مسکن کو دیکھ کر آیا
رہا نہ خامۂ محمودؔ کے بیانِ جمال

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

ہو پیرویِ دینِ حسَن میں تمام عمر
گزرے گی تیری نعت کے فن میں تمام عمر
جب تک عمل نہ سیرتِ سرکار (ﷺ) پر کیا
تخمین میں گزاری یا ظن میں تمام عمر
دستورِ مصطفٰی (ﷺ) کو نہ اپنائیں گے اگر
بندے رہیں گے رنج و محن میں تمام عمر
کویل کی طرح چہچہاتا پاؤ گے مجھے
مدّاحِ نبی (ﷺ) کے چمن میں تمام عمر
ایسے بھی ہیں، گزارتے رہتے ہیں بے طرح
طیبہ سے دور ایک گھٹن میں تمام عمر
کیسے رہیں گے سرورِ عالم (ﷺ) کے اُمّتی
رنج و محن کے عہدِ فتن میں تمام عمر
کیا فائدہ، جو ہم نہ مدینے رسا ہوئے
کیا فائدہ، جو گزری وطن میں تمام عمر
محمودؔ نے بتائی ہے لطفِ غفور سے
مدحِ نبی (ﷺ) کے رنگِ سخن میں تمام عمر

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

نبی (ﷺ) کی یاد کو جو میہماں بنائے گا
وہ اپنے جذبۂ دل کو جواں دکھائے گا
وہ جو درود کی لذّت سے آشنا ہو گا
عقیدتوں کا نیا اک جہاں بسائے گا
ملا اکیلے میں تجھ کو جو زائرِ طیبہ
تو ذکر سے وہ تجھے ناگہاں رُلائے گا
جو کوئی سُنّتِ سرکار (ﷺ) پہ چلا دل سے
فرشتہ خود اسے باغِ جناں دکھائے گا
جو دل پہ گزری ہے بندے کے، عہدِ دُوری میں
پہنچ کے طیبہ میں وہ داستاں سنائے گا
وہاں وہاں پہ پہنچ کر میں گاؤں گا نعتیں
جہاں جہاں پہ قلندر نشاں لگائے گا
میانِ حشر خدائے جہاں کی حمد کے بعد
یقیں ہے، نعت کوئی مدح خواں سنائے گا
درِ حضور (ﷺ) پہ محمودؔ حاضری کے لیے
کبھی نہ شور کوئی قدرداں مچائے گا

(صنعتِ [illegible] میں)

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

جُرم اتنے تھے کہ ہو پاتا نہ کوئی بھی مُعاف
پر ہر اک غلطی مری سرکار (ﷺ) نے کر دی معاف

لفظ کوئی کم مقامِ مصطفیٰ (ﷺ) سے ہو ادا
یہ ہے وہ تقصیر جو ہو ہی نہیں سکتی معاف

رحمت و رافت پیمبر (ﷺ) کی نہ گر حاصل ہوئی
ہو نہ پائے گا تمھارا جُرم کوئی بھی معاف

جو کریں ہم دشمنانِ سرورِ کونین (ﷺ) سے
کبریا کرتا ہے ایسی تندی و تلخی معاف

یہ پیمبر (ﷺ) کے ہے دستورِ اُخوت کے خلاف
اپنے بھائی کے مقابل کب ہے خود غرضی معاف

ہونٹ مصروفِ ثنائے سرورِ کُل (ﷺ) دیکھ کر
رب نے فرمائی عبادت کی ہر اک خامی معاف

حُسن نوازی سے مسلسل اذن فرماتے ہوئے
عزمِ طیبہ میں خدا نے کی مری جلدی معاف

یہ درِ سرکارِ والا جاہ (ﷺ) ہے محمودؔ جی
ہے جہاں خوبی پذیرا اور ہر خامی معاف

☆☆☆☆☆

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سوچو اشرا میں نبی (ﷺ) کی لامکانی کے سبب
یہ ہے رُتبہ ان کا رب کی قدردانی کے سبب

سیرتِ سرور (ﷺ) پہ چلنا، حکم اُن کے ماننا
دو جہاں میں ہیں یہی تو کامرانی کے سبب

آ گیا ہے بولنا نعتِ رسولؐ اللہ (ﷺ) میں
دست بستہ اُن کے در پر بے زبانی کے سبب

"اُدنُ مِنّی" نے ملایا خالق و محبوب (ﷺ) کو
طُور والے رہ گئے تھے "لَن تَرانی" کے سبب

موت حفظِ حُرمتِ آقا (ﷺ) میں آنی چاہیے
زندگی جب ہے اُنھی کی مہربانی کے سبب

یاد یوں دل میں سمائی سرورِ کونین (ﷺ) کی
ابرِ رحمت چھا گیا آنکھوں کے پانی کے سبب

مجھ پہ بھی سرکارِ والا (ﷺ) کی ہوئی چشمِ کرم
الفت و مدحت کے باعث، نعت خوانی کے سبب

دوستو! محمودؔ روز و شب ہے یوں مسرور و شاد
کہتا ہے صَلِّ عَلیٰ حُسنِ معانی کے سبب

☆☆☆☆☆

Monthly "NAAT" Lahore
CPL No: 214